گیارہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 24 دسمبر 2014ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

بروز منگل 18 مارچ 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع میانوالی: پختہ کئے گئے کھالہ جات و دیگر تفصیلات

*2990: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جن کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، نالہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان کھالہ جات کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں، ان کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟

(ہ) 2013-14 کے دوران کتنے کون کونسے مزید کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں (09-2008 تا 13-2012) کے دوران 88 کھالہ جات پختہ کیے گئے ہیں۔ نام و مقام کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے 3 کروڑ 82 لاکھ 29 ہزار 481 روپے خرچ ہوئے۔ کھالہ وائز تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران 3 کروڑ 96 لاکھ 2 ہزار 952 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ سال وائز تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں 300 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں۔ اس وقت "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ (PIPIP)" کے تحت آئندہ پانچ سالوں (13-2012

تا17-2016) کے دوران زیادہ سے زیادہ کھالہ جات، جن کے کاشتکار کھالہ جات کی اصلاح کے لئے اپنے حصے کا کام کر لیں گے، کی اصلاح کی جائے گی۔

(ہ) ضلع میانوالی میں سال 14-2013 کے دوران مزید 40 کھالہ جات کو پختہ کیا جائے گا۔ ان کے نام و مقام کی تفصیل (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

بروز منگل 18 مارچ 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

نئے بیجوں کی دریافت کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*2991: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کس کس فصل کے نئے بیج دریافت کئے گئے اور ان کے استعمال سے کسانوں کو کیا فوائد حاصل ہونگے؟

(ج) ان بیجوں کو تمام کسانوں تک پہنچانے کا کیا میکنزم اختیار کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا ہمارے تحقیقاتی ادارے انٹرنیشنل سطح پر ان بیجوں کو متعارف کروا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

1۔ گندم:

گزشتہ 5 سالوں کے دوران گندم پر تحقیق کرنے والے تحقیقی اداروں نے گندم کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی، موسمی تبدیلی اور پانی کی کمی کو برداشت کرنے والی 11 اقسام دریافت کیں جو درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت	نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت
1	لاثانی۔08	2008	2	فیصل آباد۔08	2008
3	چکوال۔50	2008	4	معراج۔08	2008
5	بارس۔11	2009	6	آری۔11	2011
7	پنجاب۔11	2011	8	ملت۔11	2011
9	آس۔11	2011	10	دھرابی	2011
11	گلیکسی۔13	2013			

ان تمام اقسام کی علیحدہ علیحدہ خصوصیات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ کپاس

کپاس کی فصل کو پتا مروڑ وائرس (CLCV)، رس چوسنے اور کتر کر کھانے والے کیڑوں جیسے مسائل سے بچانے کے لئے کپاس کے تحقیقی اداروں نے گزشتہ 5 سال میں کپاس کے 10 مختلف بیجوں کو دریافت کیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت	نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت
1	سی آر ایس ایم۔38	2009	2	ایف ایچ۔113	2010
3	ایف ایچ۔114	2012	4	ایم این ایچ۔886	2012
5	ایف ایچ۔942	2012	6	بی ایچ۔167	2013
7	ایف ایچ۔118	2013	8	ایف ایچ۔142	2013
9	بی ایچ178	2013	10	وی ایچ۔259	2013

ان تمام اقسام کی علیحدہ علیحدہ خصوصیات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ نے پچھلے پانچ سالوں میں گندم، کپاس، چاول، گنا، مکئی، سبزیات، دالیں، تیلدار اجناس اور چارہ جات کی فصلوں کے نئے بیج دریافت کئے۔ یہ تمام فصلیں زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہیں۔ ان میں پانی کی کمی اور موسمی تبدیلی کو

برداشت کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ جن کے استعمال سے کسانوں کی مجموعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کونسل کی جانب سے مختلف اقسام عام کاشت کے لیے منظوری کے بعد ادارہ تحقیقاتِ بیسک بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور پرائیویٹ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے۔ یہ ادارے اس سیڈ کو اپنے فارموں پر ملٹی پلائی کر کے تصدیق شدہ بیج کسانوں کو مہیا کرتے ہیں۔

(د) ہمارے تحقیقاتی ادارے پنجاب کیلئے اقسام تیار کرتے ہیں تاہم یہ بیج باقی صوبوں میں بھی کاشت کیے جاتے ہیں اور یہ بیج ان فصلوں پر کام کرنے والے متعلقہ بین الاقوامی اداروں کو بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ جو کہ اس کو تحقیقی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

صوبہ میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کی تفصیلات

*1183: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اور اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لیے کیا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ تین سال میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا؟

(ج) گزشتہ تین سال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے پر کتنے اخراجات ہوئے اور ان اخراجات میں سے حکومت پنجاب نے کتنی رقم فراہم کی اور وفاقی حکومت نے کیا مالی تعاون کیا؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب کے نہری آبپاش علاقوں میں سیم (Water Logged) سے متاثرہ رقبہ پچاس ہزار ایکڑ ہے۔ جبکہ کلر و تھور (Saline and Sodic) سے متاثر رقبہ اکیس لاکھ ایکڑ ہے۔ ریفرنس Punjab Development Statistics 2004 جبکہ سائل سروے آف پنجاب 1998 کے مطابق پنجاب میں کلر و تھور (Saline and Sodic) سے متاثرہ رقبہ

پچپن لاکھ ایکڑ ہے۔ پنجاب کے تین اضلاع (جھنگ، سرگودھا اور حافظ آباد) میں سیم اور کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی کا منصوبہ بائیو سیلائن۔ II حکومت پنجاب اور UNDP کے اشتراک سے 2007 سے 2011 کو مکمل ہوا۔ جبکہ جنوبی پنجاب میں کلراٹھی (salt affected soils) زمینوں کی بحالی کے لیے ایک سٹیشن جس کا نام سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان شروع کیا گیا جس کا مقصد کلراٹھی (salt affected soils) زمینوں کی بحالی اور کھارے پانی (Brackish water) کے استعمال سے مختلف ٹیکنالوجیز کا فروغ تھا جو ستمبر 2010 سے لے کر جون 2013 میں مکمل ہوا۔

(ب) منصوبہ برائے سیم و کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔II کے تحت دو لاکھ ایکڑ سیم اور کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کو قابل کاشت بنانا تھا۔ جبکہ تقریباً ایک لاکھ اناسی ہزار چار سو پینتیس ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا گیا۔ جنوبی پنجاب میں کلراٹھی (Salt affected soils) زمینوں کی بحالی کے لیے قائم کردہ سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کے تحت 55 ایکڑ رقبہ پر نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔ اسی سٹیشن سے 14-2013 کے دوران حکومت پنجاب کی معاونت سے جپسم اور دیگر پیداواری مداخل فراہم کر کے جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع (بہاول نگر، ملتان، مظفر گڑھ، لیہ اور رحیم یار خاں) میں کاشتکاروں کے اشتراک سے 6.449 ملین روپے سے ایک ہزار ایکڑ رقبہ کی اصلاح کی ہے۔ سال 15-2014 میں یہی سٹیشن 9.885 ملین روپے سے ایک ہزار ایکڑ کی کسانوں کے اشتراک سے اصلاح کر رہا ہے۔

(ج) پی سی ون کے مطابق منصوبہ برائے سیم و کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن 2007 تا 2011 میں مکمل کیا گیا۔ منصوبہ کا اصل بجٹ کچھ اس طرح سے تھا۔

کل بجٹ اصلی = 795.519 ملین

ترمیم شدہ بجٹ 1056.504 ملین

منصوبہ پنجاب کا حصہ 530.366(66.66%)

یو این ڈی پی= 265.153 ملین(33.33%)

ترمیم شدہ بجٹ میں پنجاب کا حصہ (704.27 ملین)(66.66%)

یو این ڈی پی کا حصہ (352.13 ملین)(33.33%)

جبکہ جنوبی پنجاب میں سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کی پوری لاگت حکومت پنجاب نے مہیا کی جو کہ 33.34 ملین تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

ضلع جہلم: سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1190: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سبزی اور فروٹ منڈیوں کا رقبہ اور دکانوں کی تفصیل کیا ہے، علیحدہ علیحدہ بیان کی جائے؟

(ج) سال 12-2011 اور 13-2012 میں ان دکانوں سے حاصل ہونے والی آمدن اور ان منڈیوں کے اخراجات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع جہلم میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد 2 ہے۔

1۔ سبزی و پھل منڈی جہلم 2۔ سبزی و پھل منڈی دینہ

(ب) سبزی و پھل منڈی جہلم کا رقبہ 18 کنال 4 مرلے ہے اور دکانوں کی تعداد 28 عدد ہے۔

سبزی و پھل منڈی دینہ کا رقبہ 8 کنال 3 مرلے ہے اور دکانوں کی تعداد 48 عدد ہے۔

(ج) سبزی و پھل منڈی جہلم کی دکانوں کی آمدن اور اخراجات سال وار اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	سال	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
1	2011-12	6 لاکھ 24 ہزار	60 ہزار

2	2013-12	6لاکھ35ہزار	60ہزار

سبزی و پھل منڈی دینہ کی آمدن اور اخراجات سال وار اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	سال	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
1	2011-12	5لاکھ44ہزار	1لاکھ20ہزار
2	2013-12	5لاکھ60ہزار	1لاکھ20ہزار

(تاریخ وصولی جواب 22دسمبر 2014)

ٹیوب ویلز شمسی توانائی پر چلانے کی تفصیلات

*1243: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت شمسی توانائی پر چلنے والے ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ پر کب تک عمل درآمد ہوگا؟

(ج) اس منصوبہ کیلئے کیا معیار تشکیل دیا گیا ہے جسے پورا کر کے شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلز حاصل کرنے کا خواہشمند کسان یہ ٹیوب ویل حاصل کر سکے؟

(تاریخ وصولی 10جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت فی الوقت توانائی کے متبادل ذرائع کو ترجیح دے رہی ہے۔ جس میں بائیو گیس سے چلنے والے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ شامل ہے۔ اس منصوبے کے تحت پنجاب میں ایک لاکھ بائیو گیس ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ فی الحال شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) اس کا جواب بھی جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

ضلع شیخوپورہ: زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*1843: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جنوری 2011 سے مارچ 2013 زراعت کی ترقی کیلئے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کے لئے کل کتنا فنڈ جاری کیا گیا، کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع شیخوپورہ میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، کیا Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں جنوری 2011 سے مارچ 2013 زراعت کی ترقی کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

#حکومت پنجاب نے سال 2012 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت ضلع شیخوپورہ میں کاشتکاروں کو 263 عدد ٹریکٹر فی ٹریکٹر 2 لاکھ روپے سبسڈی پر بذریعہ قرعہ اندازی فراہم کئے جن پر کل 5 کروڑ 26 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

#گندم و دھان کی فصلات کے لئے 120 نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔

#زرعی ادویات کے 595 نمونہ جات لئے گئے اور غیر معیاری نمونہ جات کے خلاف 9 ایف آئی آر جبکہ کھادوں کے 456 نمونہ جات اور غیر معیاری نمونہ جات کے خلاف 20 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

#مہنگی کھاد بیچنے اور غیر قانونی کاروبار کرنے والوں کے خلاف 25 ایف آئی آر اور مہنگی زرعی ادویات اور غیر قانونی کاروبار کرنے والوں کے خلاف 2 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

کچن گارڈننگ سکیم کے تحت مختلف سبزیات کے 8ہزار پیکٹس کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔

تحقیقاتی ادارہ کالا شاہ کاکو نے چاول کی تین نئی اقسام 515، پی ایس 2 اور کے ایس کے 434 متعارف کروائیں۔

#مذکورہ عرصہ کے دوران نہری کھالہ جات کے کل 101 غیر اصلاح شدہ کھالوں اور 30 فیصد سے کم پختہ شدہ کھالوں کی اصلاح اور پختگی کی گئی اور غیر نہری علاقوں میں 16 اریگیشن سکیمیں تعمیر کی گئیں۔

10 عدد ڈرپ / سپر نکلر اریگیشن سسٹم کی تنصیب کی گئی۔

#زمین ہموار کرنے کے لیے کسانوں کو 7 بلڈوزر فراہم کئے جس پر محکمہ نے 1 کروڑ 58 لاکھ 32 ہزار 701 روپے کی سبسڈی دی۔

93 بائیو گیس پلانٹس نصب کئے جن پر مبلغ 50ہزار روپے کے حساب سے بائیو گیس ڈرم فی بائیو گیس پلانٹ فراہم کئے جس پر محکمہ نے مبلغ 46 لاکھ 50ہزار روپے کی سبسڈی دی۔

#زیر زمین پانی کی مقدار اور کوالٹی جاننے کے لیے بذریعہ رزسٹیوٹی میٹر 353 ٹیسٹ کئے گئے جس پر محکمہ نے 3 لاکھ 35 ہزار روپے کی سبسڈی دی۔

#پاور وینچ اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے 199 ٹیوب ویلز کے لیے 32071 فٹ ڈرلنگ کی گئی

جس پر محکمہ نے 3 لاکھ 20 ہزار 710 روپے کی سبسڈی دی۔

دھان کی مشینی کاشت کے لیے 12 نئے آلات خریدے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران مشینری کی خریداری / سبسڈی کی مد میں کل 7 کروڑ 4 لاکھ 27 ہزار

روپے جاری ہوئے جبکہ 7 کروڑ 2 لاکھ 21 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ج) محکمہ زراعت ضلع شیخوپورہ میں کل سٹاف کی تعداد 793 ہے جبکہ 91 اسامیاں خالی ہیں۔ بھرتی پر پابندی کی وجہ سے سٹاف Strength کے مطابق نہیں ہے۔ جیسے ہی بھرتی پر پابندی ختم ہو گی خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

کھالہ جات کو پختہ کرنے پر فی میٹر لاگت ودیگر تفصیلات

*2455: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی حکومت کے زیر اہتمام کھالہ جات کو پختہ کرنے پر فی میٹر کتنی لاگت حکومت ادا کرتی ہے۔فی الوقت ادائیگی کس پیمانے سے کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کھالہ جات کو پختہ کرنے کے نام پر خاصی رقم خورد برد کر لی جاتی ہے حکومت نے بروقت اور درست ادائیگی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے اور قواعد وضوابط طے کئے گئے ہیں؟

(ج) پنجاب کے تمام کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے اور اس کی کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کا شعبہ اصلاح آبپاشی کھال کی پختگی کیلئے کاشتکاروں کو تمام تعمیراتی سامان بشمول اینٹیں، سیمنٹ، ریت، نکہ جات وغیرہ کی کل لاگت بطور مالی اعانت فراہم کرتا ہے۔ جبکہ متعلقہ حصہ داران کچے کھال کی اصلاح اور پختہ حصے کی تعمیر کیلئے راجوں، مزدوروں کا خرچہ برداشت کرتے ہیں۔

اس وقت اوسطاً فی میٹر لاگت تقریباً 1300 سے 1500 روپے تک ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ کھالہ جات کی اصلاح / پختگی میں کوئی رقم خورد برد کی جاتی ہے۔ کھالہ جات کی اصلاح کے لئے شفاف طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جو اس طرح سے ہے

کھال کے جملہ حصہ داران اپنی انجمن آبپاشاں کی تشکیل دیتے ہیں اور اپنے حصے کی رقم انجمن آبپاشاں کے صدر اور خزانچی کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرواتے ہیں۔ کھال کا سروے اور ڈیزائن مشاورتی

ادارے سے پاس ہونے کے بعد گورنمنٹ اپنے حصہ کی رقم کی پہلی قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

چونکہ کھال کو پختہ کرنے سے پہلے کچے کھال کی اصلاح کی جاتی ہے جس میں کھال کے کناروں کو ہموار کرنا، نکے بنانااور کھال کی سمت کو بہتر کرنا وغیرہ شامل ہے اس لئے کچے کھال کی اصلاح کے کام کا100 فیصد اور کھال کے پختہ کرنے کی اصلاح کا کام 40 فیصد مکمل ہونے پر حصہ داروں کے ذمہ کی بقایا رقم مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادی جاتی ہے جس پر مشاورتی ادارے کی منظوری کے بعد حکومت اپنے حصہ کی دوسری قسط انجمن کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

پختہ اصلاح کا کام مکمل ہونے، مشاورتی ادارہ کی چیکنگ اور تکمیلی رپورٹ کے بعد حکومت اپنے حصے کی تیسری اور آخری قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادیتی ہے۔ پختگی کا کام مکمل ہونے کے بعد کھال کو انجمن آبپاشاں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو کہ اس کی دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کے ذمہ دار ہوتی ہے۔

(ج) پنجاب میں 58,000 نہری کھالاجات ہیں جس میں سے اب تک 43,720 کھالاجات پختہ کئے جا چکے ہیں۔ "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ "(PIPIP) کے تحت پورے صوبے میں پانچ سالوں 13-2012 تا 17-2016 میں مزید 5,500 کھالاجات کی اصلاح کی جائے گی۔ حکومت پنجاب کی کوشش ہے کہ تمام نہری کھالہ جات کی اصلاح جلد از جلد مکمل کر لی جائے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)</u>

<u>فیصل آباد: ایگرانومی (فاریج پروڈکشن ریسرچ فارم) کے اخراجات وآمدن و دیگر تفصیلات</u>

*2457: <u>ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایگرانومی (فاریج پروڈکشن) فیصل آباد کے پاس پانچ ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ ہے؟

(ب) اس زرعی ریسرچ فارم پر 13-2012 میں کل کتنا خرچ ہوا اور کل کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) اس ریسرچ فارم کے انچارج کون ہیں اور ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے۔ کب سے تعینات ہیں۔ وہاں کتنے ماہرین اور ریسرچ فیلوز کام کر رہے ہیں۔ ان کی تحقیقات سے ہمارے زرعی شعبہ کو کیا کیا فوائد

حاصل ہوئے ہیں۔کیااس ریسرچ فارم کی تمام زمین آباد ہے جوزمین پٹہ پر دی گئی ہے وہ کتنے افراد کو دی گئی ہے سالانہ پٹہ کیاوصول کیاجاتاہے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیرزراعت

(الف) فیصل آباد میں شعبہ ایگرانومی کے تحت چلنے والے فارم کانام "گورنمنٹ سیڈ فارم فیصل آباد" ہے جس کا کل رقبہ 175 ایکڑ 11 کنال اور 17 مرلے ہے۔

(ب) چونکہ شعبہ ایگرانومی کے تحت فیصل آباد، خانیوال، بہاولپور، فاروق آباد (ضلع شیخوپورہ) اور کروڑ (ضلع لیہ) کا بجٹ اکٹھا وصول ہوتا ہے لہٰذا دوسرے اضلاع میں کام کرنے والے شعبہ جات کو علیٰحدہ علیٰحدہ بجٹ دے دیا جاتا ہے چونکہ وہ خود DDO ہیں ان کے پاس خرچ کرنے کی پاورز ہوتی ہیں جبکہ فیصل آباد میں کام کرنے والے تمام سربراہان شعبہ جات کے پاس خرچ کرنے کی پاورز نہیں ہیں اس لئے ڈائریکٹر ایگرانومی خود خرچ کرتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ ریسرچ فارم کا علیٰحدہ خرچہ نکالنا ممکن نہ ہے۔ سال 13-2012 کے دوران آمدن 20 لاکھ روپے ہوئی جو کہ کل آمدن کا 40 فیصد ہے جو کہ محکمہ کو موصول ہوا۔

(ج) گورنمنٹ سیڈ فارم فیصل آباد کا ایڈمنسٹریٹر اور فنانشل کنٹرول عبدالستار، ڈائریکٹر ایگرانومی کے پاس ہے تاہم فارم کے انتظامی امور کو چلانے کے لئے وہاں پر ایک اسسٹنٹ ایگرانومسٹ اور ایک اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر تعینات ہے۔ ان تمام حضرات کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی (ایگریکلچر) ہے۔ اس وقت مسٹر فیاض احمد اسسٹنٹ ایگرانومسٹ بطور انچارج فارم کام کر رہے ہیں جنہوں نے 8 اپریل 2013 کو اس فارم پر اپنی ڈیوٹی جائن کی۔ دیگر عملے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (ایگریکلچر آفیسر)	1
2	فیلڈ اسسٹنٹ	2

3	سینئر کلرک	1
4	ٹریکٹر ڈرائیور	1
5	مکینک	1
6	بلیک سمتھ (لوہار)	1
7	ٹریکٹر کلینر	1
8	چوکیدار	4
9	نائب قاصد	1
10	بیلدار	16
11	سویپر (خاکروب)	1
12	کل تعداد	31

جہاں تک اس فارم سے زرعی شعبہ کو ہونے والے فوائد کا تعلق ہے اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ یہ سیڈ فارم ہے جہاں پر مختلف فصلات کے بیج کی پیداوار لی جاتی ہے اور یہ بیج مختلف کسانوں کو فروخت کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اعلیٰ اور اچھی پیداوار حاصل کی جاتی ہے۔اس فارم پر اس وقت 23پٹہ دار کاشت کاری کر رہے ہیں۔ فارم کی ساری زمین آباد ہے پٹہ کی تجدید کے لئے کوئی رقم موصول نہیں کی جاتی۔

(تاریخ وصولی جواب 22دسمبر 2014)

صوبہ میں کینو کی سالانہ پیداوار و دیگر تفصیلات

*2628: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کینو کی سالانہ پیداوار کتنی ہے نیز سال 2012 کے لئے کتنی برآمدگی قیمت مقرر کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سال 2011 کے دوران برآمدگی قیمت دس کلو گرام کے لئے 5ڈالز مقرر کی گئی تھی؟

(ج) صوبہ پنجاب کے کون کونسے اضلاع سب سے زیادہ کینو پیدا کرتے ہیں نیز ان علاقوں میں کینو کی بہتر سے بہتر پیداوار کے لئے حکومت کیا عملی اقدام اٹھاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سال 13-2012ء میں صوبہ پنجاب میں کینو کی پیداوار 17 لاکھ 8 ہزار 603 ٹن رہی۔ حکومت کینو کی برآمدگی قیمت مقرر نہیں کرتی ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں ضلع سرگودھا کنّو کی پیداوار میں سر فہرست ہے جبکہ بالترتیب ٹوبہ ٹیک سنگھ، منڈی بہاالدین، لیہ، ساہیوال، خانیوال، بہاولپور، اوکاڑہ، وہاڑی اور ملتان کنّو پیدا کرنے والے بڑے اضلاع میں شامل ہیں۔

ان علاقوں میں کنّو کی بہتر سے بہتر پیداوار کے لیے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

#حکومت پنجاب، محکمہ زراعت نے کینو پیدا کرنے والے اضلاع: سرگودھا، ٹوبہ ٹیک سنگھ، منڈی بہاؤالدین اور لیہ میں فروٹ اینڈ ویجیٹیبل منصوبہ کے تحت 120 فارمر فیلڈ سکول قائم کیے جن میں 3000 سٹرس کے باغبانوں کو پورے ایک سال کے لیے عملی تربیت دی گئی۔ جس میں زمین کی تیاری سے لے کر برداشت تک کے تمام مراحل اچھی طرح روشناس کرائے گئے۔

#ان اضلاع میں 600 ایکڑ پر Good Agricultural Practices کے بلاک بنائے گئے جن کے لیے محکمہ نے جپسم وغیرہ مہیا کیا۔

اس کے علاوہ ان اضلاع میں کثیر التعداد پودوں اور کینوپی مینجمنٹ (Canopy Management) کے 4,848 نمائشی بلاک جو کہ ایک ایک ایکڑ پر مشتمل تھے بنائے گئے۔

Fruit fly کے خاتمہ کے لیے ان اضلاع میں 4 بلاک بنائے گئے، ہر بلاک 200 ایکڑ پر محیط تھا جس میں سٹرس باغبانوں کو نر اور مادہ مکھی کے خاتمے اور باغ کی صفائی کے امور سے متعلق عملی تربیت دی گئی۔

سٹرس کے باغبانوں کو بیماریوں سے پاک پوداجات کی فراہمی کے لیے ضلع خوشاب اور پاکپتن میں جرم پلازم یونٹ قائم کیے گئے ہیں، جن سے نرسریوں کو اچھی لکڑی اور بیج مہیا کیے جا رہے ہیں جو پودے تیار کر کے کسانوں کو مہیا کر رہی ہیں۔اس مقصد کے لیے اب تک 29 نرسریوں کو رجسٹرڈ کیا جا چکا ہے۔

درج بالا اقدامات سے سٹرس کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)</u>

<u>ضلع فیصل آباد و سرگودھا میں میں کینو کی پیداوار و دیگر تفصیلات</u>

*2633: <u>محترمہ نگہت شیخ</u>: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کینو کے کل کتنے رقبہ پر باغات ہیں نیز ان باغات میں سالانہ کتنی پیداوار ہوتی ہے؟

(ب) سال 2011 کے دوران ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کینو کی کل کتنی پیداوار ہوئی؟

(تاریخ وصولی 17 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کینو کے باغات کا رقبہ اور پیداوار کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام ضلع	رقبہ باغات (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)
فیصل آباد	7ہزار 105	21ہزار 215
سرگودھا	2لاکھ 8ہزار 590	8لاکھ 56ہزار 409

(ب) سال 2011 کے دوران ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کینو کی پیداوار اس طرح رہی۔

نام ضلع	پیداوار (ٹنوں میں)
فیصل آباد	21ہزار 474
سرگودھا	9لاکھ 68ہزار 917

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

گریٹر تھل کینال منصوبے میں کام کرنے والے سپر وائزر کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کی تفصیلات

*2639: سردار شہاب الدین خان سیہڑ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے پراجیکٹ گریٹر تھل کینال میں تقریباً 50 سپر وائزر تعینات کئے گئے تھے جنہوں نے بطور کنٹریکٹ ملازم آٹھ سال تک کام کیا اب ان کا کنٹریکٹ ختم کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب ان سپر وائزر کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے تحت سپر وائزرز کو "گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" میں حکومت پنجاب کی کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے مطابق کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا۔ تاہم انہوں نے 8 سال تک کام نہیں کیا بلکہ یہ منصوبہ سال (09-2008 تا 13-2012) کی مدت کیلئے تھا۔ لہذا انہیں اسی عرصہ کیلئے بھرتی کیا گیا تھا۔

"گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کی مدت 2013-06-30 کو پوری ہونے پر قواعد وضوابط کے مطابق کام کرنے والے تمام ملازمین کا کنٹریکٹ ختم ہو گیا ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

صوبہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے سرپرائز وزٹ اور بے قاعدگیوں کی نشاندہی و دیگر تفصیلات

*2898: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت پنجاب نے اپنی تعیناتی کے دوران صوبہ کی کتنی مارکیٹ کمیٹیوں کے سرپرائزوزٹ (Surprised visit) کئے اور یہاں پر کون کونسی بے قاعدگیوں کی نشاندہی کی گئی اور ان کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) صوبہ کی کتنی مارکیٹ کمیٹیوں کے کون کونسے افسران واہلکاران کے خلاف بے قاعدگیوں اور کرپشن کی بناء پر کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، ان افسران واہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کتنے افسران واہلکاران ایسے ہیں جن کے خلاف ہونے والی کارروائیاں روک دی گئیں ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ و مارکیٹ کا نام سے آگاہ کریں؟

(د) ان افسران واہلکاران کے خلاف ہونے والی کارروائی کو کس اتھارٹی کی سفارش پر روکا گیا، ان کا نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 4 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت پنجاب کی مارکیٹنگ کمیٹیوں کے علاوہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ ونگ کے کام کی نگرانی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تعیناتی کے دوران اب تک 25 سے زائد مارکیٹ کمیٹیوں کے سرپرائزوزٹ کیے اور وہاں پر ہونے والی بے قاعدگیوں کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی اور مختلف ہدایات جاری کیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن افسران واہلکاران کو سزا دی گئی ان کی مارکیٹ کمیٹی وائز تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی افسر یا اہلکار کے خلاف ہونے والی کارروائی نہیں روکی گئی۔ سوائے مارکیٹ کمیٹی شاہ جیونہ کے ملازمین کے خلاف عدالت کے حکم پر کارروائی ملتوی کی گئی۔

(د) اس جز کا جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے شعبہ جات و داخلہ کی تفصیلات

*3144: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں واقع زرعی یونیورسٹی میں کس کس فیلڈ میں تعلیم دی جارہی ہے؟

(ب) 2012 کے دوران ہر شعبہ میں کتنے کتنے طالب علموں نے داخلہ لیا؟

(ج) مذکورہ سال میں کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنے داخلہ سے محروم رہے، شعبہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے ہر شعبہ میں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں بچے داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں، حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں 153 فیلڈ میں ایف ایس سی، بی ایس سی، بی ایس سی (آنرز)، بی ایڈ، ایم ایس سی، ایم ایس سی (آنرز) ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر تعلیم و تحقیق کی سہولیات دی جارہی ہیں۔ فیلڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تمام شعبہ جات میں 2012 کے دوران 4740 طلباء نے داخلہ لیا جس کی شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سال کے دوران تمام شعبہ جات میں داخل ہونے والے طلبا کی تعداد 4740 تھی جبکہ داخلہ سے محروم طلبا کی تعداد 10742 رہی۔ شعبہ وائز تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو 1960 کی دہائی میں 2500 سے 3000 طلباء و طالبات کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا تھا۔ چونکہ حکومت نے 2003 میں تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو داخلوں کی تعداد بڑھانے کا حکم دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبا اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو

سکیں اس لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے اس حکم پر عمل درآمد کرتے ہوئے اپنے تمام شعبہ جات میں 15 فیصد داخلوں کی تعداد کو بڑھادیا اور مزید کئی نئے ڈسپلن کا بھی آغاز کیا جس سے اب طلبا کی تعداد 11000 سے تجاوز کر چکی ہے۔

حکومت داخلے سے محروم رہ جانے والے طلباء کے مسئلہ سے بخوبی آگاہ ہے۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد بھی پاکستان کی باقی یونیورسٹیوں کی طرح مالی مشکلات کا شکار ہے لہٰذا جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے یونیورسٹی میں مزید توسیع کر کے اس مسئلہ کو کافی حد تک حل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*3145: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا کل رقبہ کتنا ہے اور کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) اس یونیورسٹی کے کتنے کیمپس کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس یونیورسٹی کے تحت کتنے ادارے کہاں کہاں کام کر رہے ہیں، ہر ادارے کا نام رقبہ اور قائم کرنے کے مقاصد کیا ہیں؟

(د) اس یونیورسٹی اور اس کے ماتحت اداروں میں کون کون سی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ہ) اس یونیورسٹی کا سال 13-2012 اور 14-2013 کا بجٹ سال وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 30 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور اس کے سب کیمپس / کالج کا مجموعی رقبہ 3557 ایکڑ ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	نام	رقبہ ایکڑ	پتہ
1	مین کیمپس بشمول کیمونٹی کالج، فیصل	2173	جیل روڈ اور جھنگ روڈ، فیصل آباد

	آباد		
2	سب کیمپس، ٹوبہ ٹیک سنگھ	76	349گ۔ب کھیکھا بنگلہ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
3	کالج آف ایگریکلچر، ڈیرہ غازی خان	1000	800ایکڑ موضع رکھ چوٹی ڈلانا اور 200 ایکڑ موضع غزنی روڈ نزد سیمنٹ فیکٹری
4	سب کیمپس، بورے والا	155	چک نمبر 427ای۔بی بورے والا
5	سب کیمپس، دیپال پور (اوکاڑہ)	153	ریسرچ فارم رکھ بلھے وال دیپالپور (اوکاڑہ)
	میزان	3557	

(ب)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا ایک مین کیمپس، تین سب کیمپس اور دو Constituant کالج درج ذیل جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

1۔زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مین کیمپس اور کمیونٹی کالج — جیل روڈ اور جھنگ روڈ، فیصل آباد

2۔زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ 349گ۔ب کھیکھا بنگلہ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ

3۔زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سب کیمپس بورے والا — چک نمبر 427ای۔بی، بورے والا

4۔زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سب کیمپس دیپالپور (اوکاڑہ) — ریسرچ فارم رکھ بلھے وال، دیپالپور (اوکاڑہ)

5۔کالج آف ایگریکلچر ڈیرہ غازی خاں — ائیرپورٹ روڈ، ڈیرہ غازی خان

(ج)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تحت کوئی ادارہ کام نہیں کر رہا بلکہ اس کے متذکرہ بالا سب کیمپس اور کالج کام کر رہے ہیں رقبہ اور ادارے کے نام کی تفصیل جز (الف اور ب) میں دے دی گئی ہے ان اداروں کے قائم کرنے کے مقاصد کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)اس یونیورسٹی اور اس کے ماتحت سب کیمپس اور کالجوں میں دی جانے والی تعلیم کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)زرعی یونیورسٹی کے مذکورہ سالوں کا بجٹ سال وائز اس طرح سے ہے۔

سال 2012۔13 — 2ارب 58لاکھ 92ہزار روپے

سال 2013۔14 — 2ارب 49کروڑ 76لاکھ 61ہزار روپے

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

ضلع سرگودھا: کینو کی فصل کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

***3215: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کینو ہمارے صوبہ پنجاب اور بالخصوص سرگودھا ضلع کی انتہائی اہم فصل ہے جس کی ایکسپورٹ سے سالانہ اربوں روپے زرمبادلہ ہمارے ملک میں آتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے مناسب توجہ نہ دینے کی صورت میں یہ فصل اور کاشتکار نہایت بدحالی کا شکار ہیں؟

(ج) کیا مستقبل قریب میں حکومت اس فصل اور اس کے کاشتکاروں کو معاشی بدحالی سے بچانے کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 فروری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ ضلع سرگودھا کے سٹرس پھلوں کے زیر کاشت رقبہ میں کینو کاشت و پیداوار کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہونے کی وجہ سے دوسرے سٹرس پھلوں سے زیادہ اہمیت کا حامل اور اہم برآمدی پھل ہے جس کی برآمدگی سے اربوں روپے زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

(ب) پچھلے سال کوٹ مومن اور بھلوال کے کچھ علاقوں میں سٹرس سکیب (Citrus Scab) بیماری کا باغات پر حملہ ہوا۔ اس سلسلہ میں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ 70 فیصد سے زائد باغات بہتر حالت میں ہیں اور ایران، روس، انڈونیشیا اور ملائیشیا کو پھل کی برآمد جاری ہے۔ سال 14-2013 میں گزشتہ سال 13-2012 کی نسبت 3 فیصد سے زیادہ کینو برآمد ہوا۔ سٹرس سکیب (Citrus Scab) بیماری گزشتہ دو سالوں میں ان باغات میں دیکھنے میں آئی ہے جن کی عمر 40 سال سے زائد ہے جن میں زائد پانی لگایا گیا ہے جو کہ ہوا میں نمی کے اضافے کا باعث بنا اور ان باغات کی مناسب دیکھ بھال بھی نہیں کی گئی۔

(ج) جی ہاں اس فصل کو بیماریوں سے بچانے کے لئے محکمہ نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

#اس بیماری کے خلاف آگاہی کے لئے 597 دیہاتوں میں باغبان حضرات کی ٹریننگ ورکشاپس کا بندوبست کیا گیا۔ جس میں 2622 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔

#شعبہ توسیع کے فیلڈ افسران کو بھی پلانٹ پیتھالوجی کے ماہرین نے ٹریننگ دی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ باغبان حضرات کو اس بیماری کے بارے میں آگاہ کر سکیں۔

#ای ڈی او زراعت کے دفتر میں ایک انفارمیشن سیل قائم کیا گیا جس میں باغبانوں کو ٹیلی فون کے ذریعے راہنمائی مہیا کی جاتی رہی۔

#اس بیماری سے بچاؤ کے لئے تفصیلی پمفلٹ بھی کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

Fruit Fly کے خاتمے کے لیے 227 ملین روپے کا ایک پروجیکٹ بھی شروع کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

مارکیٹ کمیٹی لکھپت لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*3358: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت مارکیٹ کمیٹی لاہور کب بنائی گئی تھی؟

(ب) اس کا دفاتر کہاں پر ہے؟

(ج) اس مارکیٹ کمیٹی کی سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن سال وار بتائیں؟

(د) اس کی ان سالوں کی آمدن کی تفصیل اور آمدن کے ذرائع کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس کے ملازمین کی تعداد کتنی ہیں، ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(و) اس مارکیٹ کمیٹی کی اراضی اور دکانوں کی تفصیل مع جگہ وائز بتائیں؟

(ز) اس مارکیٹ کمیٹی کی گاڑیوں کی تفصیلات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 مارچ 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت لاہور 1977ء کو بنائی گئی تھی۔

(ب) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کا دفتر پہلے کوٹ لکھپت میں تھا اب چونکہ نئی سبزی و پھل منڈی کاچھا (گجومتا) قصور روڑ لاہور منتقل ہو چکی ہے لہٰذا اس کمیٹی کا دفتر بھی گجومتہ منتقل ہو گیا ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت کی مذکورہ سالوں کی کل آمدن 83 کروڑ 15 لاکھ 75 ہزار 837 روپے رہی۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	آمدن (روپوں میں)
2010-11	8 کروڑ 63 لاکھ 39 ہزار 478
2011-12	36 کروڑ 76 لاکھ 1 ہزار 96
2012-13	37 کروڑ 76 لاکھ 35 ہزار 263

(د) مذکورہ سالوں کی آمدن (روپوں میں) اور ذرائع کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کے ملازمین کی کل تعداد 38 ہے۔ عہدہ اور گریڈ وائز تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کی اراضی کی تفصیل مع جگہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) مارکیٹ کمیٹی کی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ دو ٹریکٹر۔ ایک چھوٹا میسی فرگوسن SLF-6117 اور بڑا میسی فرگوسن LXC-3475 مع بکٹ۔

2۔ دو ٹرالیاں 3۔ ایک پانی کی ٹینکی۔

4۔ ایک عدد کلٹس کار LRP-6515 چالو حالت میں ہے۔

5۔ ایک پجارو LHY-5482 جو کہ ناکارہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

غلہ منڈیوں میں آڑھتی صاحبان کے ہاتھوں کاشتکاروں کے استحصال کا مسئلہ

*3364: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ غلہ منڈیوں میں جو کاشتکار اپنی فصل فروخت کرنے جاتا ہے اس کے ساتھ غلہ منڈی کے آڑھتی صاحبان موجود ریٹ سے کم کا سودا کر کے رقم دیتے ہیں؟

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مارکیٹ کمیٹی کے ادارے کو کام میں لاتے ہوئے مذکورہ مسئلے کو حل کر سکتی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 مارچ 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ دُرست نہ ہے۔ غلہ منڈیوں میں جو کاشتکار اپنی فصل فروخت کرنے جاتا ہے وہ اپنی مرضی سے کسی بھی آڑھتی کی دُکان پر اپنی جِنس رکھتا ہے اور ایک مقررہ وقت پر مختلف خریدار اس زرعی جِنس کی کھلے عام بولی لگاتے ہیں جو خریدار زیادہ سے زیادہ بولی لگاتا ہے وہ جِنس اُسے فروخت کر دی جاتی ہے ہاں اگر زیادہ سے زیادہ کھلے عام لگائی گئی قیمت کسی کاشتکار کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو وہ آڑھتی کو اپنی جِنس کسی اور دِن فروخت کرنے کا کہہ دیتا ہے۔ کاشتکار زرعی جِنس فروخت ہونے کے بعد قانون کے مطابق مقرر کردہ کمیشن آڑھتی کو ادا کرتا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بولی کی نگرانی کرتی ہے تاکہ کاشتکار کا نقصان نہ ہو۔

(ب) کاشتکار جب بھی کسی غیر قانونی عمل کی شکایت کسی آڑھتی کے خلاف کرتے ہیں تو متعلقہ مارکیٹ کمیٹی اس کا تدارک کرتی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)</u>

<u>لاہور: پختہ کھالہ جات کی تعداد و متعلقہ دیگر تفصیلات</u>

*3415: جناب شہزاد منشی: <u>کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) ضلع لاہور میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں اور کون کون سے موضع / دیہات کے کھالہ جات پختہ نہ ہیں؟

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 ضلع لاہور میں کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے، ان کے نمبر، موضع / گاؤں کا نام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کون کون سے کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے، ان کھالوں کے نمبر، موضع کا نام اور تخمینہ لاگت مع ان پر ہونے والے کام کی تفصیل اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں، کیا حکومت ان کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 10 فروری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع لاہور میں کھالہ جات کی کل تعداد 479 ہے جن میں سے 423 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی ہو چکی ہے جبکہ 56 کھالہ جات ایسے ہیں جن کی اصلاح و پختگی ہونا باقی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں بالترتیب میں 13 اور 11 کھالہ جات پختہ تعمیر کیے گئے۔ ان کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع لاہور میں 15 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کے لیے حکومت کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کے لیے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات بذمہ حصہ داران کھال ہوتے ہیں جو وہ خود ہی اکٹھے کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ہ) جیسا کی جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ ضلع میں 56 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔

حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ "(PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ غیر اصلاح شدہ کھالہ جات کی آئندہ سالوں میں اصلاح کی جائے گی بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لیے درخواست دیں، اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کرلیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

نئی ریسرچ کے لئے ٹریننگ کے بارے میں تفصیلات

*3504: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زراعت کے عملہ کو بھرتی کرنے کے بعد کوئی ٹریننگ نہ دی جاتی ہے جس کے باعث زراعت کا عملہ نئی ریسرچ کے بالکل قابل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زراعت ایک ترقی پذیر شعبہ ہے، نئی ریسرچ پیداوار میں معاون ثابت ہوتی ہے لیکن زراعت کا عملہ نئی ریسرچ سے روشناس نہ ہونے کے باعث کاشتکاروں کو مفید مشورہ دینے سے قاصر ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زراعت پر نیا لٹریچر کاشتکاروں کو کبھی تقسیم نہ کیا ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت زراعت کے عملہ کو نئی ریسرچ کے لئے ٹریننگ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ بھرتی کے بعد زراعت کے عملہ کو تربیت نہیں دی جاتی ہے۔ محکمہ زراعت میں تحقیق کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے منتخب شدہ افسران کم از کم M.Sc(Hons) ہوتے ہیں اور ان کی ڈگری اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی ہے جب تک وہ نئی

تحقیق کر کے اس پر مقالہ نہ لکھ لیں۔جب سروس شروع کرتے ہیں توان کو ماہر سینئر افسران کے ساتھ منسلک کر کے نئی تحقیق کرنے کے بارے میں مکمل ٹریننگ دی جاتی ہے۔
علاوہ ازیں ہر موسم ربیع اور خریف کے آغاز پر ریفریشر کورسوں / ورکشاپوں کاانعقاد کیا جاتا ہے جہاں محکمہ شعبہ ریسرچ اور توسیع کے ماہرین اہم فصلات مثلاً گندم، چاول، کماد اور کپاس کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں ماسٹر ٹرینرز کو تربیت دیتے ہیں جو کہ واپس جاکر اپنے اپنے ضلع میں فیلڈ عملہ کو ویسی ہی تربیت دیتے ہیں جو کہ سارا سال جاری رہتی ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ زراعت کا شعبہ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے اور نئی ریسرچ پیداوار میں معاون ثابت ہوتی ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ زراعت کا عملہ نئی ریسرچ سے روشناس نہ ہے اور کاشتکاروں کو مفید مشورے دینے سے قاصر ہے۔زراعت کا عملہ زراعت کے شعبہ میں ہر نئی تحقیق بارے بالکل آگاہ ہے اور عمل پیرا ہے۔
(ج) یہ درست نہ ہے کہ زراعت پر نیا لٹریچر کاشتکاروں میں کبھی تقسیم نہ کیا ہے کیونکہ محکمہ زراعت کا شعبہ انفارمیشن باقاعدگی سے پندرہ روزہ زراعت نامہ شائع کر رہا ہے۔ جس میں جدید ریسرچ کے بارے میں مضامین کے علاوہ نئی تحقیق سے متعلقہ مفید مشورے بھی شامل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں زرعی ریسرچ سے متعلقہ ہر شعبہ اپنی اپنی فصل کے بارے میں لٹریچر پمفلٹ کی شکل میں شائع کرواکر کاشتکاروں کو مہیا کر رہا ہے۔
(د) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

تحصیل تاندلیانوالہ: مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3571: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی حدود میں کون کون سی مارکیٹ کمیٹیاں کہاں کہاں واقع ہیں، سال 12-2011 اور 13-2012 میں ان کی کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب)اس تحصیل کی حدود میں کہاں کہاں سبزی منڈی قائم ہے،ان میں کتنی دکانیں ہیں اور ان سے حکومت کتنی رقم وصول کر رہی ہے؟

(ج)اس تحصیل کی کون کونسی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے، یہ کب بنائی گئی تھیں؟

(د) جو سبزی منڈیاں شہر کی حدود میں آچکی ہیں حکومت ان کو شہروں سے باہر منتقل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ)ان سبزی منڈیوں کی صفائی اور دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں مزید کتنے عملہ کی ضرورت ہے؟

(و) کیا حکومت ان سبزی منڈیوں کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2013 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی حدود میں دو مارکیٹ کمیٹیاں، مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اور مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن موجود ہیں۔ دونوں مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سالوں کی مدوائز آمدن اس طرح سے ہے۔

مارکیٹ کمیٹی

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	کرایہ	میزان
2011-12	33لاکھ55ہزار55	12لاکھ4ہزار780	1لاکھ39ہزار 492	8لاکھ34ہزار634	55لاکھ33ہزار961
2012-13	20لاکھ 41ہزار541	6لاکھ84ہزار305	56ہزار318	10لاکھ 64ہزار203	38لاکھ46ہزار367

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	میزان
2011-12	31لاکھ20ہزار111	5لاکھ9ہزار570	36ہزار178	36لاکھ65ہزار859

2012-13	32لاکھ56ہزار210	5لاکھ55ہزار82	79ہزار655	38لاکھ90ہزار947

(ب)مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ میں سبزی منڈی قائداعظم روڑپر واقع ہے۔اس میں 16 دکانیں ہیں ۔اوران سے مارکیٹ فیس کی وصولی ٹی۔ایم۔اے تاندلیانوالہ کررہی ہے جبکہ مارکیٹ فیس کی وصولی کا کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیرسماعت ہے۔

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کی حدودمیں دوعدد سبزی منڈیاں قائم ہے۔سبزی منڈی ماموں کانجن اور سبزی منڈی مریدوالہ۔

سبزی منڈی ماموں کانجن میں 8 دکانات جبکہ سبزی منڈی مریدوالہ میں 12 دکانات ہیں۔یہ دونوں منڈیاں پرائیویٹ ہیں۔

(ج)تاندلیانوالہ کی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے اور یہ منڈی 1953 میں بنائی گئی تھی۔ ماموں کانجن میں دونوں سبزی منڈیاں پرائیوٹ ہیں ماموں کانجن منڈی کا قیام 1970 اور سبزی منڈی مریدوالہ کا قیام 1987 میں آیا۔

(د)سبزی منڈی تاندلیانوالہ شہر کی حدود میں آچکی ہے۔سبزی منڈی کی منتقلی کے لیے باقاعدہ طورپر زمین کاقبضہ جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈنیشن آفیسر ضلع فیصل آباد نے مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کولے کر دے دیاہے اور ترقیاتی کام شروع کردیئے گئے ہیں۔

(ہ)سبزی منڈی تاندلیانوالہ کی صفائی کاذمہ ٹی۔ایم۔اے کاہے۔اورٹی۔ایم۔اے تاندلیانوالہ باقاعدگی کے ساتھ صفائی کررہی ہے اور منڈی کی دیکھ بھال کے لیے مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کاعملہ (سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی،ایک انسپکٹر،دوسب انسپکٹراورایک نائب قاصد)ہمہ وقت موجودہوتے ہے۔جوکہ باقاعدہ طورپر سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی کی زیرنگرانی سبزی وپھل کی آکشن کونوٹ کرتے ہے۔مزید عملے کی ضرورت نہ ہے۔

سبزی منڈی ماموں کانجن اور سبزی منڈی مریدوالہ میں صفائی کے لئے خاکروب موجودہیں۔سبزی منڈیوں کی دیکھ بھال کے لئے انسپکٹر،سب انسپکٹر اور فیلڈمین موجودہوتے ہیں۔مزید عملے کی ضرورت نہ ہے۔

(و)مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ میں کوئی مسئلہ زیرالتوانہ ہے۔مارکیٹ کمیٹی کی طرف سے تمام سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔اگرکوئی مسئلہ پیش آتاہے تواسے فوری طورپر حل کردیاجاتاہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22دسمبر 2014)

فیصل آباد میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3617:جناب جعفر علی ہوچہ:کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مارکیٹ کمیٹیاں کتنی ہیں اور کتنی سبزی منڈیاں ہیں؟

(ب)اس وقت ان مارکیٹ کمیٹیوں اور سبزی منڈیوں کے کتنے ملازم کام کررہے ہیں؟

(ج)ان مارکیٹ کمیٹیوں اور سبزی منڈیوں میں دکانوں کی تعداد کتنی ہے،ان کی سال 12۔2011 اور13۔2012کی آمدن بتائیں؟

(د)ان دوسالوں کے دوران ان مارکیٹ کمیٹوں نے کون کون سے ترقیاتی کام کروائے؟

(ہ)ان مارکیٹ کمیٹیوں نے کسانوں اور کاشتکاروں کوکیاکیاسہولیات مہیاکی ہوئی ہیں؟

(تاریخ وصولی 8جنوری 2014تاریخ ترسیل 7اپریل 2014)

جواب

وزیرزراعت

(الف)تحصیل تاندلیانوالہ کی حدودمیں 2مارکیٹ کمیٹیاں،مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اورمارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن موجودہیں جبکہ 3عددسبزی منڈیاں سبزی منڈی تاندلیانوالہ، سبزی منڈی ماموں کانجن اورسبزی منڈی مریدوالاواقع ہیں۔

(سبزی منڈی مریدوالامارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کے نوٹیفائیڈایریامیں واقع ہے۔تاہم یہ علاقہ تحصیل سمندری میں واقع ہے)

(ب)مذکورہ مارکیٹ کمیٹیوں اورسبزی مندیوں میں 33ملازمین کام کررہے ہیں۔

(ج)سبزی منڈی تاندلیانوالہ میں 12عدددکانیں اورسبزی منڈی ماموں کانجن میں 8عدددوکانات واقع ہیں جبکہ سبزی منڈی مریدوالامیں 12عدددوکانات ہیں۔

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	کرایہ	میزان

2011-12	33لاکھ55ہزار 55	12لاکھ4ہزار 780	1لاکھ39ہزار 492	8لاکھ34ہزار 634	55لاکھ33ہزار 961
2012-13	20لاکھ 41ہزار541	6لاکھ84ہزار 305	56ہزار318	10لاکھ64ہزار 203	38لاکھ 46ہزار367

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	میزان
2011-12	31لاکھ20ہزار111	5لاکھ9ہزار570	36ہزار178	36لاکھ65ہزار859
2012-13	32لاکھ56ہزار210	5لاکھ55ہزار82	79ہزار655	38لاکھ90ہزار947

(د) مذکورہ مارکیٹ کمیٹیوں میں ترقیاتی کام کی ضرورت نہ تھی لہٰذا ان دو سالوں میں کوئی ترقیاتی کام نہ کیا گیا۔

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں میں کسانوں اور کاشتکاروں کو ٹھنڈے پانی کی سہولت، ٹینٹ کرسیاں، چارپائیاں، پانی کے نلکے، اور الیکٹرک کولر وغیرہ مہیا کیے ہوئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

ساہیوال: محکمہ زراعت سے متعلقہ دفاتر کی تفصیلات

*3619: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کون کون سے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(د) ان دفاتر کے لئے سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ہ) ان دفاتر کے سال 2011-12 اور 2012-13 کے کتنے اخراجات ہوئے؟

(و) ان دفاتر نے سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران ساہیوال میں کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے کیا کیا منصوبہ جات اور سہولیات فراہم کی ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت محکمہ زراعت کے کل 88 دفاتر ہیں۔

(ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی کل تعداد 668 ہے۔ عہدہ اور گریڈ وائز تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مذکورہ دفاتر میں جو فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں ان کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان تمام دفاتر کے لئے مذکورہ عرصہ میں کل 1 ارب 85 کروڑ 72 لاکھ 59 ہزار 262 روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔

(ہ) ان دفاتر کے درج بالا عرصہ کے دوران کل 72 کروڑ 75 لاکھ 30 ہزار 832 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(و) ان دفاتر نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران ساہیوال میں کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے جو منصوبہ جات اور سہولیات فراہم کی ہیں ان کی تفصیل (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

زرعی گریجوایٹس کو زرعی زمین دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3623: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں زرعی گریجوایٹس کو پچیس ایکڑ زرعی رقبہ دینے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) زرعی گریجوایٹس کو کن کن شہروں میں زرعی زمین دی گئی ہے نیز جن گریجوایٹس نے درخواستیں دی تھیں کیا سب کو زرعی رقبہ دیا گیا ہے نیز کون کون سے زرعی گریجوایٹس کو کتنا رقبہ دیا گیا ہے؟

(ج) کیا زرعی گریجوایٹس کو دیا گیا تمام زرعی رقبہ کاشت کیا جا رہا ہے اگر ہاں تو اس سے حکومت کو کیا فوائد حاصل ہو رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) زرعی گریجوایٹس کو درج ذیل 26 اضلاع میں زرعی زمین الاٹ کی گئی۔

1۔ فیصل آباد 2,۔ٹوبہ ٹیک سنگھ ،3۔ جھنگ ،4۔ چنیوٹ ،5۔ سرگودھا ،6۔ خوشاب ،
7۔ میانوالی ،8۔ بھکر ،9۔ حافظ آباد ،10۔ شیخوپورہ 11,۔ ننکانہ صاحب ،12۔ قصور ،
13۔ ساہیوال ،14۔ پاکپتن ،15۔اوکاڑہ ،16۔ ملتان ،17۔ وہاڑی ،18۔ خانیوال
19۔ لودھراں ،20۔ بہاولپور ، 21۔ بہاولنگر ،22۔ رحیم یار خان ،23۔ڈیرہ غازی خان ،
24۔ مظفر گڑھ ،25۔ لیہ ،26۔ راجن پور۔

متعلقہ اضلاع سے مرد / خواتین زرعی گریجوایٹس ، ویٹرنری گریجوایٹس اور فارسٹ گریجوایٹس سے DCOs نے درخواستیں وصول کیں اور قرعہ اندازی کی بنیاد پر 1609 زرعی گریجوایٹس کو زرعی رقبہ 5 سال کی لیز پر دیا گیا ہے۔ زرعی ، ویٹرنری اور فارسٹ گریجوایٹس کو 12 ایکڑز سے لے کر 25 ایکڑ تک زرعی رقبہ لیز پر دیا گیا

(ج) پنجاب کے 26 اضلاع میں 1609 گریجوایٹس کو زمین الاٹ کی گئی جن میں سے 911 زرعی گریجوایٹس نے زمین کا قبضہ حاصل کیا۔ ان میں 589 نے زرعی زمین کو آباد کر کے اس سے پیداوار لینی شروع کر دی ہے۔

زرعی گریجوایٹس نے گندم، چاول، کپاس، سورج مکھی اور کماد وغیرہ کی فصلات کاشت کیں جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ روزگار میں اضافہ ہوا۔ بنجر قدیم رقبہ آباد ہوا۔ علاوہ ازیں محکمہ زراعت کی زرعی تربیتی ورکشاپس سے الاٹی گریجوایٹس کو تربیت کی گئی جس سے مجموعی قومی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

جھنگ: شورکوٹ میں زراعت کی ترقی سے متعلقہ تفصیلات

*3787: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں جنوری 2008 تا دسمبر 2013 زراعت کی ترقی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے، مذکورہ عرصہ میں کتنی مشینری خریدی گئی، زراعت کی ترقی کے لئے کتنا فنڈ جاری ہوا اور کتنا خرچ ہوا؟

(تاریخ وصولی 27 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر زراعت

تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں محکمہ زراعت کی طرف سے مذکورہ عرصہ میں زراعت کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

2008-09 میں پیداواری مقابلہ برائے گندم میں سب سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے کاشتکاروں میں پہلا انعام ٹریکٹر، دوسرا ریپر اور تیسرا انعام پیٹر انجن تقسیم کیا گیا۔

2008-09، 2009-10، 2012-13 میں کل 22 ربیع ڈرل، 44 بینڈ پلیسمنٹ ڈرل، 8 سیڈ گریڈر اور 510 سپرے مشینیں خریدیں جو کاشتکاروں کو 50 فیصد سبسڈی پر دی گئیں۔

#اسی عرصہ کے دوران 23 واک ٹنل 1 لاکھ 60 ہزار روپے، 25 پست ٹنل 60 ہزار روپے فی ٹنل سبسڈی پر کاشتکاروں کو دی گئیں۔ جس پر 51 لاکھ 80 ہزار روپے لاگت آئی۔

#گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت 210 ٹریکٹر کاشتکاروں کو 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے گئے۔ جس پر 4 کروڑ 20 لاکھ روپے لاگت آئی۔

119 کھالہ جات کی اصلاح کی گئی جس پر 7 کروڑ 71 لاکھ 31 ہزار 826 روپے خرچ ہوئے۔
22 لیزر لینڈ لیولر بذریعہ قرعہ اندازی کسانوں کو فراہم کئے گئے جن پر 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ کے حساب سے مبلغ 49 لاکھ 50 ہزار روپے کی مالی اعانت فراہم کی گئی۔
6 جگہوں پر 72 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ اور سپر نکلر نظام آبپاشی کی تنصیب عمل میں لائی گئی۔ جس کے لئے حکومت کی طرف سے 55 لاکھ 65 ہزار 668 روپے بطور مالی اعانت فراہم کئے گئے۔
57 لاکھ 69 ہزار 101 روپے کی سبسڈی سے ہمواری زمین کے لئے بلڈوزر کی مدد سے 7213 گھنٹے کام کیا گیا جس سے 720 ایکڑ رقبہ ہموار کیا گیا۔
#زیر زمین پانی کی کوالٹی اور مقدار جانچنے کے لئے بذریعہ الیکٹرک رزسٹیوٹی میٹر 20 عدد زمینی پانی کے سروے کئے گئے۔
2 لاکھ 50 ہزار روپے کی سبسڈی سے 5 عدد فیملی سائز بائیو گیس پلانٹ نصب کئے گئے۔
7 لاکھ 47 ہزار 926 روپے کی سبسڈی سے ایک بائیو گیس پلانٹ پر ٹیوب ویل نصب کیا گیا۔
64 لاکھ 82 ہزار روپے کی سبسڈی سے مختلف نوعیت کے 93 زرعی آلات بشمول چیزل پلو(Chisel Plow)،ایم بی پلو(Mould Board Plow)،ڈسک ہیرو(Disc Harrow)، روٹاویٹر(Rota Vator)50 فیصد سبسڈی پر زمینداروں کو فراہم کئے گئے۔
35 عدد ٹیوب ویل بور کئے گئے۔
09-2008 اور 10-2009 میں فوڈ سیکیورٹی پروگرام کے تحت 58 عدد نمائشی پلاٹس گندم کی زیادہ پیداوار کے لئے لگائے گئے۔
کچن گارڈننگ کے فروغ کے لئے ہر موسم میں 5 عدد نمائشی پلاٹ لگائے گئے اور ہر سال 5,5 مرلے پر 8 سبزیوں کی کاشت کے لئے 1000 پیکٹ بیج سبزیات رعائتی نرخوں پر فراہم کئے گئے۔
کیڑوں مکوڑوں سے بچاؤ کے لئے پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے محکمہ زراعت اپنی بجائے کسانوں کو نئی مشینری خریدنے کے لئے سبسڈی فراہم کرتا ہے۔

مذکورہ عرصے کے دوران تحصیل شورکوٹ میں زراعت کی ترقی کے لئے کل 14 کروڑ 80 لاکھ 76 ہزار 521 روپے کا فنڈ جاری ہوا جو کہ سارا خرچ ہو گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

شورکوٹ: حلقہ پی پی 80 میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3788: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی 80 شورکوٹ میں کتنے کھالہ جات ہیں، کتنے پختہ اور کتنے پختہ نہیں ؟

(ب) گزشتہ پانچ سال میں پختہ کھالہ جات پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کھالے کا نمبر اور گاؤں کا نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں ؟

(ج) اس وقت مذکورہ حلقہ میں کن کن کھالوں پر کام جاری ہے اور جو کھالہ جات پختہ نہیں کیا حکومت ان تمام کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں ؟

(تاریخ وصولی 27 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حلقہ پی پی 80 شورکوٹ میں کل 352 کھالہ جات ہیں۔ جن میں سے اب تک 344 کھالہ جات پختہ ہو چکے ہیں جبکہ 8 کھالہ جات ابھی پختہ نہ ہوئے ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں مذکورہ حلقے میں 119 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی پر 7 کروڑ، 71 لاکھ، 31 ہزار، 826 روپے خرچ ہوئے۔ کھالے کا نمبر، گاؤں کا نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) رواں سال 14-2013 میں تحصیل شورکوٹ حلقہ پی پی 80 میں جو 8 کھالہ جات پختہ نہیں ہوئے تھے ان میں سے 2 پر کام جاری ہے۔ باقی کھالہ جات حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت آئندہ سالوں میں مکمل کئے جائیں گے بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لئے درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

پنجاب بھر میں کپاس کی کاشت کے تربیتی کورس سے متعلقہ تفصیلات

*4130: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں کپاس کاشت کرنے والے اضلاع میں زرعی ماہرین کی ٹیمیں کپاس کی کاشت بروقت کرنے، بہتر نگہداشت، کیڑوں و بیماریوں کے کنٹرول، بروقت آبپاشی صاف چنائی اور بعد از چنائی سنبھال کے متعلق مکمل ٹریننگ فراہم کرتی ہیں؟

(ب) یہ ٹیمیں کن کن اضلاع میں کام کر رہی ہیں، ہر ضلع میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ٹیموں کی کارکردگی سے ان دو سالوں کے دوران کپاس کی فصل میں کتنا اضافہ فی ایکڑ ہوا ہے؟

(د) اگر ان ٹیموں کی کارکردگی ان سالوں کی مایوس کن ہے تو پھر حکومت نے ان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(تاریخ وصولی 05 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ کپاس کے اضلاع میں زرعی ماہرین کی ٹیمیں کاشتکاروں کو کپاس کے تمام کاشتی امور کے بارے میں بروقت آگاہی کے لیے مکمل ٹریننگ فراہم کرتی ہیں۔

(ب) یہ ٹیمیں جو 340 زرعی ماہرین پر مشتمل ہیں، کپاس کی کاشت کے اضلاع ملتان، لودھراں، وہاڑی، خانیوال، ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، راجن پور، لیہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چینوٹ اور بھکر میں کام کر رہی ہیں۔ ضلع وار زرعی ماہرین کی تعداد کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ ٹیمیں کاشتکاروں کو کپاس کے تمام پیداواری مراحل کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کرتی ہیں جس کی وجہ سے کپاس کی پیداوار میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔

گزشتہ 4 سالوں میں کپاس کی پیداوار کی تفصیل اس طرح سے ہے:۔

سال	پیداوار (من / ایکڑ)	گانٹھوں کی تعداد (ہزار)
2010-11	18.70	7,854
2011-12	22.86	11,129
2012-13	21.47	9,526
2013-14	23.00	9,145

(د) چونکہ ان ٹیموں کی کارکردگی تسلی بخش ہے جیسا کہ جز (ج) کے جدول سے ظاہر ہے لہٰذا حکومت ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

بھلوال: کینوں کی فروخت سے متعلقہ مسائل اور حکومتی اقدامات

*4158: محترمہ فرحانہ افضل: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کینو کے ٹھیکیدار کینوں کے باغبانوں کو وقت پہ پیسے نہیں دیتے اور فیکٹری مالکان اپنی مرضی کا بھاؤ لگاتے ہوئے صحیح ریٹ نہیں لگاتے؟

(ب) وزیر زراعت اس صورت حال کے پیش نظر کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں اور مسئلہ کے تدارک

کے لئے کونسا واضح لائحہ عمل اختیار کر رہے ہیں؟

(ج) بھلوال جو کہ کینوں کی پاکستان میں سب سے بڑی مارکیٹ ہے کیا حکومت وہاں پر باقاعدہ کینوں کی تجارت کی منڈی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں کراچی، کوئٹہ اور پشاور کے بیوپاری براہ راست زمینداروں سے مال خریدیں نیز کینوں کی تجارت کو ریگولیٹ کرنے اور زمینداروں کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 80 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) عام طور پر بیوپاری حضرات زمینداروں کی مرضی سے کینوں کے باغات پھول آنے پر ہی خرید لیتے ہیں۔ قیمت خرید تقریباً چار اقساط میں ادا کرتے ہیں۔ پہلی قِسط باغ کی خرید کے وقت ہی زمیندار کو ادا کر دی جاتی ہے دوسری قِسط پہلی توڑائی کے وقت اور باقی دو اقساط مکمل توڑائی تک زمیندار کو ادا کر دیتے ہیں۔

بیوپاریوں کے علاوہ کینو فیکٹری مالکان بھی کینو کی خریداری کرتے ہیں اور اُن کی گریڈنگ اور پیکنگ کے بعد دوسرے شہروں سے آئے ہوئے بیوپاریوں کو فروخت کرتے ہیں۔ یہ تمام عمل زمیندار کی مرضی سے ہوتا ہے۔ جو زمیندار اپنی مرضی کی قیمت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ مارکیٹ میں اپنے پھل کو کھلی نیلامی کے ذریعے فروخت کرتے ہیں۔

(ب) زرعی اجناس خصوصاً کینو کی ایکسپورٹ بڑھانے کے لئے حکومت پنجاب نے Value Chain Analysis کا پراجیکٹ شروع کررکھا ہے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد مارکیٹنگ کے دوران ہر مرحلہ یعنی پیداوار، پراسسنگ، ٹرانسپورٹ، گریڈنگ، پیکنگ وغیرہ کو بہتر کرنے کے لئے حکومت کا مالی اعانت کرنا ہے۔

(ج) بھلوال سرگودھا اور کوٹ مومن کینو کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں علاقے تصور ہوتے ہیں اس لیے کِینو کے باغات کثرت سے ان علاقوں میں پائے جاتے اور کنو کی ترسیل پورے ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی یہاں سے ہوتی ہے۔

کینو کی فروخت کے لئے گورنمنٹ نے بھلوال اور سرگودھا میں فروٹ منڈیاں قائم کی ہوئی ہیں جہاں کینو کی فروخت نیلامِ عام کے ذریعے سے ہوتی ہے تاکہ زمیندار کو بہتر سے بہتر قیمت وصول ہو سکے اس طرح کینو کی علیحدہ منڈیوں کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)</u>

<u>ضلع میانوالی میں زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4238: <u>جناب احمد خان بھچر</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع میانوالی میں 2010ء سے اب تک زراعت کی ترقی کے لیے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کے لیے کتنا فنڈز جاری کیا گیا اور کتنا خرچ کیا گیا؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع میانوالی میں کون کونسے سکیل میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کیا وہ Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں 2010 سے اب تک زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع میانوالی میں چھوٹے کاشتکاروں کو 10-2009ء میں 285 عدد اور 13-2012ء میں 119 گرین ٹریکٹرز بذریعہ قرعہ اندازی 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر فراہم کئے۔ جس پر 8 کروڑ 8 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

حکومت نے کاشتکاروں کو 512 ہینڈ سپریئرز Hand Sprayer، 120 بینڈ پلیسمنٹ ڈرلز Bend Placement Drill، 52 ربیع ڈرلز (Rabi Drill) اور 18 سیڈ گریڈرز (Seed Grader) بھی 50 فیصد سبسڈی پر فراہم کیے۔ جس پر 66 لاکھ 36 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

27 لیزر لینڈ لیور کی سبسڈی پر فراہمی، جس پر 60 لاکھ 75 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

25 عدد آبپاش سکیموں (Irrigation Schemes) کی تکمیل، 78 عدد کھالہ جات کی اصلاح و پختگی اور 30 مختلف جگھوں پر 265 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ / سپرنکلر سسٹم کی تنصیب کی گئی۔

24 عدد بائیو گیس پلانٹ کی مد میں 12 لاکھ روپے کے فنڈز جاری کئے گئے اور زمینداروں کے رقبہ پر 279 ٹیوب ویل بور کئے گئے۔

#گندم کی پیداوار میں اضافہ اور کاشتکاروں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی سے روشناس کروانے کے لیے 158 عدد نمائشی پلاٹس لگائے گئے۔ جن پر کھاد، بیج اور دوائی وغیرہ کے لیے 15 لاکھ 80 ہزار روپے خرچ کیے گئے۔

#سبزیوں کے رقبہ اور پیداوار میں اضافہ کے لیے 5 عدد واک ان ٹنل اور 5 عدد پست ٹنل کاشتکاروں کے رقبہ پر 50 فیصد رعایت پر لگائی گئیں۔ جس پر حکومت پنجاب نے 11 لاکھ روپے کی رعایت مہیا کی۔

#مذکورہ عرصہ کے دوران مٹی اور پانی کے کل 19573 نمونہ جات کے تجزیات کئے گئے۔

2010 سے اب تک روغندار اجناس جن میں تل، گوارہ، مونگ، توریا، رایا انمول، کینولہ، السی اور جَو شامل ہیں، کے مجموعی طور پر 74018 کلو گرام خالص بیج تیار کئے گئے۔

#مذکورہ عرصہ کے دوران گندم، کپاس، مونگ، جنئی، مونگ پھلی اور گوار جیسی فصلات کا مجموعی طور پر 61006 کلو گرام بیج تیار کیا گیا۔

#مذکورہ عرصہ کے دوران پالک اور گھیا توری کا مجموعی طور پر 706 کلو گرام بیج تیار کیا گیا۔

(ب) مشینری کے لئے مذکورہ عرصے کے دوران 9 کروڑ 67 لاکھ 6 ہزار روپے جاری ہوئے جس

میں 9 کروڑ 66 لاکھ 51 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ضلع میانوالی میں محکمہ زراعت کے سٹاف کی کل منظور شدہ تعداد 484 ہے جس میں یکم اگست 2014 تک 87 پوسٹیں خالی ہیں۔ 79 پوسٹیں براہ راست بھرتی کی ہیں۔ جیسے ہی بھرتی پر پابندی ختم ہو گی توان کو پُر کر لیا جائے گا۔ شعبہ وار / سکیل وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)</u>

<u>ضلع میانوالی: حلقہ پی پی 45 میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4239: <u>جناب احمد خان بھچر</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)حلقہ پی پی45 میانوالی میں سال2012اور2013کے دوران جو کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ب)اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کے لیے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟
(ج)مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں؟

(تاریخ وصولی18مارچ2014تاریخ ترسیل 11جون2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف)حلقہ پی پی45 ضلع میانوالی میں 12-2011اور 13-2012کے دوران کل6 کھالہ جات کو پختہ تعمیر کیا گیا۔ان کھالہ جات کے نمبر اور گاؤں مع لاگت کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب)اس وقت حلقہ ہذا میں 12 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید برآں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی البتہ کھال کی پختگی پر راج،مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح زمینداران کے ذمہ ہوتی ہے۔
(ج)مذکورہ حلقہ میں 104 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔
البتہ پنجاب حکومت کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ"(PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب22دسمبر2014)</u>

<u>سرگودھا: کچے کھالہ جات اور پختہ کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4278: <u>چودھری عامر سلطان چیمہ</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)حلقہ پی پی32 ضلع سرگودھا میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں؟

(ب)سال 11-2010اور 13-2012میں مذکورہ حلقہ کے کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں، ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج)اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(د)مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20مارچ 2014تاریخ ترسیل 5جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف)حلقہ پی پی 32 ضلع سرگودھا میں کل 287 کھالہ جات میں سے 268 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب)مذکورہ عرصہ کے دوران حلقہ پی پی 32 ضلع سرگودھا میں 13 کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں۔ کھال نمبر، گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)رواں سال 14-2013ء میں 10 کھالہ جات پر پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

مزید برآں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی البتہ کھال کی پختگی پر راج، مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح زمینداران کے ذمہ ہوتی ہے۔

(د)مذکورہ حلقہ میں صرف 19 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔

البتہ پنجاب حکومت کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ "(PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 22دسمبر 2014)

بہاولنگر: تحصیل فورٹ عباس میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4344:جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں ان کی پیمائش کیا ہے اور کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں اور ان کی پیمائش کیا ہے ؟
(ب) کیا حکومت ان نہ پختہ کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہے تو کب تک ؟
(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں تحصیل فورٹ عباس میں کتنے کھالوں کو پختہ کیا گیا۔ان کی تفصیل کیا ہے ؟

(تاریخ وصولی 21 مارچ 2014ء تاریخ ترسیل 5 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کل 542 کھالہ جات ہیں جن میں سے 502 کھالہ جات پختہ کیے جا چکے ہیں اور ان کی کل لمبائی 18 لاکھ 55 ہزار 419 میٹر اور ان کے پختہ حصوں کی لمبائی 4 لاکھ 27 ہزار 541 میٹر ہے جبکہ 40 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہوئے ہیں۔ جن کی لمبائی 1 لاکھ 20 ہزار میٹر ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ "(PIPIP) کے تحت باقی کھالہ جات، جن کے زمینداران / حصہ داران اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں گے، کو آئندہ سالوں میں مکمل کیا جائے گا۔

(ج) گذشتہ پانچ سالوں میں تحصیل فورٹ عباس میں 25 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	تعداد کھالہ جات
1	2008-09	3 عدد
2	2009-10	4 عدد

3	2010-11	9عدد
4	2011-12	3عدد
5	2012-13	6عدد
	میزان	25عدد

کھال وائز تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

بہاولنگر: فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی سے متعلقہ تفصیلات

*4345: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس شہر میں کوئی نوٹیفائیڈ سبزی و پھل منڈی نہ ہے؟

(ب) اگر جواب نہ میں ہے تو کیا حکومت سبزی و پھل منڈی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) اگر مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کے پاس سبزی و پھل منڈی بنانے کے لئے فنڈز موجود ہیں تو اس سے سبزی و پھل منڈی بنائے جانے میں کیا رکاوٹ ہے؟

(تاریخ وصولی 21 مارچ 2014ء تاریخ ترسیل 5 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ بات درست ہے۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس سٹی فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی بنانا چاہتی ہے۔ چونکہ وہاں پر سرکاری زمین دستیاب نہ ہے اس لئے زرعی مارکیٹنگ رولز 1979 کے رول 67 کے تحت پرائیویٹ رقبہ حاصل کرنے کی کوشش جاری ہے۔ (اس قانون کے تحت کوئی بھی شخص 100 روپے فی مرلہ کے حساب سے مارکیٹ کمیٹی کو اپنا رقبہ ٹرانسفر کر سکتا ہے اور منڈی میں دوکانوں / پلاٹوں کی نیلامی سے حاصل ہونے والی آمدن میں 3/1 حصہ بھی اسے ملتا ہے) جونہی محکمہ کو رول 67 کے تحت رقبے کی آفر ہوتی ہے تو مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس شہر فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی بنادے گی۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ فنڈز کی کمی کے باعث رول 67 کے تحت سبزی و پھل منڈی کے لئے رقبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جونہی یہ آفر ہوتی ہے تو مذکورہ منڈی فورٹ عباس شہر میں قائم کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

حلقہ پی پی 86 میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4401: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں اور کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں؟

(ب) سال 2013ء میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کی پیمائش اور ناموں سے آگاہ کریں؟

(ج) جو کھالہ جات محکمہ کے ناقص ڈیزائن اور تعمیر کی وجہ سے پانی کھیتوں میں پہنچانے سے قاصر ہیں، ان کا ذمہ دار کون ہے؟

(د) کیا حکومت پختہ نہ ہو سکنے والے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک۔

(تاریخ وصولی 27 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حلقہ پی پی 86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل کھالہ جات کی تعداد 143 ہے جس میں سے اب تک 134 کھالہ جات پختہ تعمیر ہو چکے ہیں جبکہ 9 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہوئے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی 86 میں سال 14-2013 میں 2 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ہے۔ پیمائش اور ناموں کی تفصیل اس طرح سے ہے:۔

کھال نمبر	چک نمبر	کل لمبائی	پختہ لمبائی
7062-TF	380 ج ب	4,990 میٹر	1,331 میٹر
20924-R	324 ج ب	2,888 میٹر	327 میٹر

(ج) محکمہ کے علم میں ایسا کوئی کھال نہیں ہے۔

(د) PIPIP پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے عملہ کی Strength سے متعلقہ تفصیلات

*4402: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا محکمہ زراعت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا عملہ Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) محکمہ کی خالی اسامیوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے، محکمہ ان کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے پاس کاشتکاروں کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے موجود مشینری کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) سال 2013ء میں مشینری خرید پر کتنے فنڈز خرچ کئے گئے؟

(ہ) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2013ء میں زمینوں کی لیولنگ کے لئے بلڈوزروں کو کتنا ڈیزل فراہم کیا گیا، کیا یہ ضلع کے لئے منظور شدہ بجٹ کے مطابق تھا، اگر نہیں تھا تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 27 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کا عملہ یکم اگست 2014 تک مجموعی طور پر Strength کے مطابق نہ ہے جس کی وجہ ملازمین کی ریٹائرمنٹ، تبادلے اور بھرتیوں پر پابندی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام شعبہ جات میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 84 ہے۔ جن میں 73 براہ راست بھرتیاں ہیں۔ جونہی بھرتیوں پر پابندی اٹھائی جائے گی تو ان کو پُر کر لیا جائے گا۔

(ج) محکمہ زراعت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس 30 عدد زرعی مشینری موجود ہے جس کی تفصیل (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ محکمہ زراعت خود مشینری خریدنے کی بجائے کاشتکاروں کو نئی مشینری خریدنے کے لئے 50 فیصد سبسڈی کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

(د) سال 2013 میں محکمہ زراعت نے اپنے لئے نئی مشینری خریدنے کے لئے کوئی فنڈ خرچ نہ کیے۔ تاہم مذکورہ سال میں کسانوں کو 50 فیصد سبسڈی پر نئی مشینری خریدنے کی مد میں کل 3 کروڑ 92 لاکھ 30 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں زمینوں کی لیولنگ کے لئے سال 2013 میں حکومت نے 42 ہزار 560 لیٹرز ڈیزل فراہم کیا جس کی رقم 46 لاکھ 81 ہزار 600 روپے بنتی ہے جو کہ محکمہ کی ڈیمانڈ سے کم تھی کیونکہ ڈیمانڈ کیمطابق 89 ہزار 730 لیٹر ڈیزل درکار تھا جس کی رقم 98 لاکھ 70 ہزار 300 روپے بنتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)</u>

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 22 دسمبر 2014 | سیکرٹری

بروز بدھ 24 دسمبر 2014ء محکمہ زراعت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب احمد خان بھچر	2990-2991-4238-4239
2	محترمہ راحیلہ انور	1183-1190
3	محترمہ حنا پرویز بٹ	1243
4	ڈاکٹر نوشین حامد	1843
5	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2455-2457
6	محترمہ نگہت شیخ	2628-2633
7	سردار شہاب الدین خان سیہڑ	2639
8	سردار وقاص حسن موکل	2898
9	میاں طاہر	3144-3145
10	چودھری فیصل فاروق چیمہ	3215
11	جناب شہزاد منشی	3358-3415
12	جناب احمد شاہ کھگہ	3364
13	جناب محمد انیس قریشی	3504
14	جناب جعفر علی ہوچہ	3571-3617
15	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	3619-4130
16	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	3623
17	جناب خالد غنی چودھری	3787-3788
18	محترمہ فرحانہ افضل	4158
19	چودھری عامر سلطان چیمہ	4278
20	جناب محمد نعیم انور	4344-4345
21	جناب امجد علی جاوید	4401-4402